نماز کی قضا واجب ہے

بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرح اللہ تعالی کے حقوق کی ادائیگی بھی ضروری ہے، روزہ کی قضا، حج رہ جائے تو حج بدل سے اس کی قضا، اسی طرح نماز بھی ذمہ میں رہ جائے تو اس کی قضا بھی ضروری ہے۔ اس رسالہ میں اسی موضوع پر آپ ﷺ کے چند ارشادات اور حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے کچھ آثار جمع کئے گئے ہیں۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: جامعۃ القراءات، کفلیتہ

عرض مرتب

اللہ تعالی نے اپنے بندوں پر چار چیزیں فرض فرمائی ہیں، نماز، روزہ، (مال ہو تو) زکوۃ، اور حج۔ ان فرائض کی ادائیگی ضروری ہے اور ان کے چھوڑنے پر سخت عذاب کی وعیدیں ارشاد فرمائی گئی ہیں۔ کسی عذر کی وجہ سے یا غفلت کی وجہ سے ان میں کوتاہی ہو جائے تو ان کی قضا بھی ضروری ہے۔ جیسے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کے بغیر چارہ نہیں، اسی طرح اللہ تعالی کے حقوق بھی ذمہ میں باقی نہ رہیں اور رہ جائیں تو قضا کر کے توبہ واستغفار سے غفلت اور قضا کے جرم کی معافی بھی مانگنی چاہیے۔ بندوں کے حقوق کا ادا کرنا جس طرح انسان اپنے ذمہ سمجھتا ہے، اسی طرح اللہ تعالی کے حقوق کی ذمہ داری کا بھی احساس ہونا چاہیے، اس لئے کہ ایک حدیث شریف میں آپ ﷺ کا ارشاد وارد ہوا ہے کہ:

اللہ کا قرض تو سب سے زیادہ مستحق ہے کہ اسے پورا کیا جائے

(۱)......عن ابن عباس رضی الله عنهما : ان امرأة من جهينة جاء ت الى النبی صلی الله عليه وسلم فقالت : ان امّی نذرت ان تحج فلم تحج حتی ماتت ، افأحج عنها ؟ قال : نعم ، حُجّی عنها ، ارأيت لو كان علی امک دين ' اكنت قاضيته ؟ اقضوا الله فالله احق بالوفاء۔

(بخاری، باب الحج والنذر عن الميت ' والرجل يحج عن المرأة ، رقم الحديث:۱۸۵۲)

ترجمہ:......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: قبیلۂ جہینہ کی ایک عورت آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ: میری والدہ نے حج کی نذر مانی تھی، لیکن حج ادا نہ کر سکیں اور ان کا انتقال ہو گیا، تو کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں! ان کی طرف سے تم حج کر لو، کیا اگر تمہاری والدہ پر قرض

ہوتا تو تم اسے ادا نہ کرتیں؟ اللہ کا قرض تو سب سے زیادہ مستحق ہے کہ اسے پورا کیا جائے' تمہیں اللہ تعالی کا قرض ادا کرنا چاہئے۔

''بخاری شریف'' کی ایک دوسری روایت میں اس طرح کا سوال ایک شخص کی طرف سے کرنا بھی آیا ہے:

(۲)......عن ابن عباس رضی الله عنهما قال : اتی رجل النبی صلی الله علیه وسلم فقال له : ان اختی نذرت ان تحج ' وانها ماتت ، فقال النبی صلی الله علیه وسلم : لو کان علیها دین ' اکنت قاضیه ؟ قال : نعم ، قال : فاقض الله ' فهو احق بالقضاء۔

(بخاری، باب من مات وعلیه نذر ، رقم الحدیث:٦٦٩٩)

ترجمہ:......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آئے، اور کہا: میری بہن نے منت مانی تھی کہ وہ حج کرے گی اور وہ انتقال کرگئی (حج نہ کرسکی اور اپنی منت پوری نہ کرسکی) آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ: اگر اس پر قرض ہوتا تو کیا تو قرض ادا کرتا، انہوں نے کہا: ہاں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: پس اللہ کا قرض ادا کرو' اللہ کا قرض تو سب سے زیادہ مستحق ہے کہ اسے پورا کیا جائے۔

روزہ کی قضا

روزہ کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے:

(۳)......عن عائشة رضی الله عنها تقول : کان یکون علیّ الصوم من رمضان ' فما استطیع ان اقضیه الا فی شعبان ، قال یحی : الشغل من النبی أو بالنبی صلی الله علیه وسلم۔

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: مجھ پر رمضان کے روزے ہوتے مگر

میں ان کو قضا نہ کرسکی مگر شعبان میں ۔(حدیث کے راوی حضرت) یحیٰ فرماتے ہیں کہ: یہ (قضا میں دیر کرنا) نبی کریم ﷺ کی خدمت میں مشغولی کی وجہ سے تھا۔

(بخاری، باب متی یقضی قضاء رمضان ؟ رقم الحدیث:۱۹۵۰۔مسلم، باب جواز تاخیر قضاء رمضان ما لم یجیء رمضان آخر' لمن افطر بعذر مرض و سفر وحیض و نحو ذلک ، رقم الحدیث:۱۱۴۶۔ابوداؤد، باب تاخیر قضاء رمضان ، رقم الحدیث:۲۳۹۹۔نسائی، وضع الصیام علی الحائض ، رقم الحدیث:۲۳۲۱۔ابن ماجہ،باب ما جاء فی قضاء رمضان، رقم الحدیث:۱۶۶۹)

تشریح:......اس روایت میں صراحت ہے کہ روزے حیض (یا سفر یا بیماری کی وجہ سے) قضا ہوتے تو بعد میں رکھ لیتی تھیں ۔

(۳)......ان امرأة سألت عائشة رضی الله عنها أتقضی الحائض الصلاة اذا طهرت؟ قالت : أحَرُوْرِيَّةٌ انتِ ؟ کنا نحیض علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم ' ثم نطهُرُ فیأمرنا بقضاء الصوم ولا یأمرنا بقضاء الصلاة۔

(نسائی، وضع الصیام علی الحائض، رقم الحدیث:۲۳۲۰)

ترجمہ:......ایک عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ: کیا حائضہ عورت پاک ہونے کے بعد نماز کی قضا کرے گی؟ فرمایا: کیا تو حروریہ ہے؟ ہم آپ ﷺ کے زمانے میں حائضہ ہوتیں' پھر پاک ہوجاتیں تو ہمیں روزہ کی قضا کا حکم تھا نماز کی قضا کا حکم نہیں تھا۔

تشریح :......سوال کرنے والی عورت حضرت معاذہ رحمہا اللہ تھیں ۔''مصنف عبد الرزاق'' اور''مصنف ابن ابی شیبہ'' میں اس کی صراحت ہے۔

حائضہ پر روزوں کی قضا واجب ہے،نمازوں کی قضا واجب نہیں، کیونکہ نمازوں میں تکرار ہے،اس لئے ان کی قضا میں دشواری ہے۔اور شریعت کا قاعدہ ہے:''الحرج

مدفوع ''چنانچہ نمازوں کی قضا معاف ہے، اور یہ مسئلہ اجماعی ہے، اس میں کسی کا اختلاف نہیں۔ اور خوارج جو اختلاف کرتے تھے (ان کے نزدیک نمازوں کی بھی قضا واجب ہے) تو گمراہ فرقوں کا اختلاف اجماع پر اثر انداز نہیں ہوتا۔ خوارج کو حروریہ بھی کہتے ہیں، اس لئے کہ ان کا مرکز ''حروراء'' نامی گاؤں تھا۔ (تحفۃ الالمعی ص۴۱۲ ج۱)

حائضہ پر نماز کی قضا نہیں' کی صراحت بھی دوسروں پر قضا کی دلیل ہے

اس روایت میں نماز کی قضا کے واجب نہ ہونے کا حکم کرنا بھی دلیل ہے کہ حائضہ پر نماز کی قضا نہیں، مگر دوسروں پر نماز کی قضا ہے، اگر نماز کی قضا ہوتی ہی نہیں تو اس صراحت کی کیا ضرورت تھی؟

(۳)......عن عائشة رضی الله عنها قالت : كنا نحيض عند النبی صلی الله عليه وسلم فيأمرنا بقضاء الصوم۔ (ابن ماجہ، باب ما جاء فی قضاء رمضان، رقم الحديث:۱۶۷۰)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: ہم آپ ﷺ کے پاس (یعنی آپ کے زمانے میں) حائضہ ہوتیں (پھر پاک ہوجاتیں) تو ہمیں روزہ کی قضا کا حکم ہوتا۔

نفل روزہ کے توڑنے پر قضا کا حکم

(۳)......عن عائشة رضی الله عنها قالت : اُهدِیَ لی ولحفصة طعامٌ وكنا صائمتين فافطرنا ' ثم دخل رسولُ الله صلی الله عليه وسلم فقلنا : يا رسول الله ! انّا اُهْدِيَتْ لنا هديةٌ فاشتهيناها فافطرنا ' فقال رسولُ الله صلی الله عليه وسلم : لا عليكما ' صوما مكانهُ يومًا آخرَ۔

(ابوداؤد، باب من رأى عليه القضاء، رقم الحديث:۲۴۵۷۔ ترمذی، باب ما جاء فی ايجاب القضاء عليه، رقم الحديث:۷۳۵)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: میرے اور حضرت حفصہ (رضی اللہ عنہا) کے لئے ہدیہ میں کھانا آیا، اور ہم دونوں روزہ سے تھیں، (یعنی نفل روزہ رکھا تھا) پس ہم نے افطار کرلیا (اور روزہ توڑ ڈالا)، پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمارے پاس ہدیہ (میں کھانا آیا) پس کھانے کو ہمارا دل چاہا تو ہم نے روزہ توڑ ڈالا، آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں، اس کے بدلہ میں کسی دن روزہ رکھ لینا، (اور توڑے ہوئے روزہ کی قضا کرلینا۔ نفل روزہ کی قضا کا بھی حکم دیا)

صحیح احادیث سے اس کا ثبوت ہے کہ: نماز کی قضا ضروری ہے۔ تعجب ہے اس قدر صحیح احادیث کے باوجود کس طرح ایک جماعت نماز کی قضا کا انکار کر کے صرف توبہ واستغفار کو کافی سمجھتی ہے۔ ایک صاحب لکھتے ہیں:

''اگر کوئی دیدہ ودانستہ نمازیں چھوڑ دے اور پھر ان کی قضا کرنا چاہے تو اس قسم کی نمازوں کی قضا حدیث سے ثابت نہیں ہے، بلکہ ایسے آدمی کے لئے توبہ واستغفار کافی ہے۔

(دستور المتقی ص ۱۴۹۔ حدیث اور اہل حدیث ص ۶۹۹)

ایک اور صاحب لکھتے ہیں:

''بلوغ کے بعد اگر نمازیں تھوڑی ہوں جو آسانی سے ادا ہوسکتی ہوں' تو کرلی جائیں، اگر زیادہ مدت کی ہوں جن کو ادا کرنا مشکل ہو تو یہی کافی ہے۔

(فتاوی اہل حدیث ص ۴۱۵ ج ا۔ حدیث اور اہل حدیث ص ۷۰۰)

اس مختصر رسالہ میں آپ ﷺ کے چند ارشادات اور حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے کچھ آثار جمع کئے گئے ہیں، جن سے معلوم ہوگا کہ نماز کی قضا ضروری ہے، اور صرف توبہ واستغفار کافی نہیں ہے۔ اللہ تعالی اس حقیر کوشش کو قبول فرما کر ذخیرۂ آخرت اور ذریعۂ نجات بنائے، آمین۔

مرغوب احمد لاجپوری

نماز کے فوت ہونے پر قضا کے علاوہ کوئی کفارہ نہیں

(۱)......عن انس بن مالک رضی الله عنه انّ رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : من نسى صلوة فليصلها اذا ذكرها ، لا كفارة لها الا ذلک ، قال قتادة : ﴿ واقم الصلوة لذكرى ﴾۔

(مسلم، باب قضاء الصلوة الفائتة واستحباب تعجيل قضائها ، رقم الحديث:۶۸۴)

ترجمہ:......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جوشخص نماز (پڑھنا) بھول جائے تو جب یاد آجائے اسے پڑھ لے،اس کے علاوہ اس کا کوئی کفارہ نہیں۔حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: (اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ:) میری یاد کے لئے نماز قائم کرو۔

نوٹ:......''بخاری شریف'' میں یہ روایت الفاظ کے تھوڑے سے فرق سے آئی ہے۔

(بخاری، باب من نسى صلوة فليصل اذا ذكر، رقم الحديث:۵۹۷)

کوئی نماز قضا ہوجائے تو جب یاد آجائے پڑھ لے

(۲)......عن انس بن مالک رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :اذا رقد احدكم عن الصلوة أو غفل عنها فليصلّها اذا ذكرها ، فان الله عز وجلّ يقول ﴿ واقم الصّلوة لذكرى ﴾۔

(مسلم، باب قضاء الصلوة الفائتة واستحباب تعجيل قضائها ، رقم الحديث:۶۸۴)

ترجمہ:......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جب تم میں سے کوئی نماز (کے وقت) سو جائے، یا نماز سے غافل ہوجائے تو جب یاد آجائے پڑھ لے، کیونکہ اللہ تعالی فرماتے ہیں: میری یاد کے لئے نماز قائم کرو۔

جب نماز رہ جائے، تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ قضا کرلے

(۳)......عن انس بن مالک رضی الله عنه قال : قال نبی الله صلی الله علیه وسلم من نسی صلوة أو نام عنها فکفارتها ان یصلِّیَها اذا ذکرها۔

(مسلم، باب قضاء الصلوة الفائتة واستحباب تعجیل قضائها ، رقم الحدیث:۶۸۴)

ترجمہ:......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے یا سوتا رہ جائے، تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب یاد آجائے اس وقت پڑھ لے۔

سفر میں آپ ﷺ اور صحابہ کی نماز فوت ہوئی تو جماعت سے قضا پڑھی

(۴)......عن ابی هریرة رضی الله عنه : ان رسول الله صلی الله علیه وسلم : حین قفل من غزوة خیبر ، سار لیلةً ، حتی اذا ادرکه الکَرٰی عرّس ، وقال : لبلالٍ : اکْلَأ لنا اللیل ، فصلّی بلال ما قدِّر له و نام رسول الله صلی الله علیه وسلم و اصحابُه ، فلمّا تقارب الفجر استسند بلالٌ الی راحلته مواجِهَ الفجرِ ، فغلبَتْ بلالا عیناهُ وهو مُستنِدٌ الی راحلته ، فلم یستیقِظ رسول الله صلی الله علیه وسلم ولا بلالٌ ولا احد من اصحابه حتی ضربَتْهُمُ الشمسُ ، فکان رسول الله صلی الله علیه وسلم اوَّلهمُ استیقاظا ، ففزع رسول الله صلی الله علیه وسلم، فقال : أی بلالُ ! فقال بلالٌ : اخذ بنفسی الذی اخذ –بابی انت وا مّی یا رسول الله !– بنفسک ، قال : اقتادوا ، فاقتادوا رواحلهم شیئا ، ثم توضّأ رسولُ الله صلی الله علیه وسلم وامر بلالا فاقام الصلاة ، فصلی بهم الصبح ، فلمّا قضی الصلاة ، قال : من نسی الصلاة فلیصلِّها اذا ذکرها ، فان الله قال ﴿واقم الصلوة لذکری﴾۔

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ جب غزوۂ خیبر سے واپس لوٹے تو (واپسی کے سفر میں) ایک رات چلتے رہے، یہاں تک کہ آپ ﷺ کو اونگھ آ گئی تو رات کے آخری حصہ میں اترے، اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ: آج رات تم ہمارے لئے پہرہ دو، چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ جتنی مقدر تھی نماز پڑھتے رہے، رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سو گئے، جب فجر کا وقت قریب ہوا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ (تھوڑا سا آرام کی غرض سے) اپنی سواری سے ٹیک لگا کر مشرق کی طرف منہ کر کے بیٹھ گئے، حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں نیند کا غلبہ ہوا اور آپ اپنی سواری سے ٹیک لگائے (ہی سو گئے) پھر نہ تو رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے اور نہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور نہ ہی حضرات صحابہ کرام میں سے کوئی، جب ان پر سورج کی شعاعیں پڑیں تو سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے اور گھبرا گئے (کہ نماز ہی قضا ہوگئی) چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے بلال! حضرت بلال رضی اللہ عنہ (بیدار ہوئے اور) فرمایا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان' میری جان کو بھی اسی ذات نے پکڑ لیا جنہوں نے آپ ﷺ کو پکڑا (یعنی مجھے بھی اسی نے سلا دیا جنہوں نے آپ کو سلا دیا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اونٹوں کو ہانکو، انہوں نے اونٹوں کو کچھ (دیر یا دور) چلایا، پھر آپ ﷺ نے وضو کر کے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے اقامت کہی، پھر سب کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی، جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے تو جب یاد آ جائے پڑھ لے، کیونکہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے: میرے ذکر کے لئے نماز قائم کرو۔

(مسلم، باب قضاء الصلوة الفائتة واستحباب تعجيل قضائها ، رقم الحديث:٦٨٠)

تشریح:.......ایک روایت میں ہے کہ: آپ ﷺ نے (بیدار ہوکر) ارشاد فرمایا: ہر شخص اپنی سواری کی نکیل پکڑ لے، (اور یہاں سے چل پڑے) کیونکہ یہ جگہ جہاں ہم ہیں شیطان کی جگہ ہے۔ (حوالۂ بالا)

سونے میں نماز قضا ہوئی تو کوئی تفریط نہیں ہے، جب بیدار ہو پڑھ لے

''مسلم شریف'' کی ایک طویل حدیث میں ہے کہ:

ترجمہ:.......سونے میں کوئی تفریط (قصور) نہیں ہے، (یعنی اگر نیند کی وجہ سے اور آنکھ نہ کھلنے کی وجہ سے نماز قضا ہوگئی تو یہ قصور نہیں ہے) قصور تو اس شخص کا ہے جو (بیدرا ہوتے ہوئے بھی) نماز نہ پڑھے یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت آجائے، جس نے ایسا کیا (سو گیا اور نماز نکل گئی) اسے چاہئے کہ جب بیدار ہو جائے نماز پڑھ لے، اور اگلے دن وہ وقت آئے تو اس نماز کو اپنے وقت پر ہی پڑھے۔

(۵)......اما انه ليس فى النوم تفريط ، انّما التّفريط على من لم يصل الصلاة حتى يجىء وقتُ الصلاة الاخرى ، فمن فعل ذلک فليصلها حين ينتبه لها، فاذا كان الغد فليصلها عند وقتها ، الخ۔ (حوالہ بالا، رقم الحديث:۶۸۱)

سفر میں آپ ﷺ کی نماز قضا ہوئی تو جگہ بدلی اور سورج نکلنے کے بعد قضا کی

(۶)......عن عمران بن حصين رضى الله عنه قال : كنت مع نبى الله صلى الله عليه وسلم فى مسيرٍ له ، فاَدْلجنا ليلتنا حتى اذا كان فى وجه الصبح عرّسنا ، فغلبَتْنا اعينُنا حتى بَزَغتِ الشمس ، قال : فكان اول من استيقظ منّا ابو بكر رضى الله عنه ، و كنّا لا نوقظُ نبى الله صلى الله عليه وسلم من منامه اذا نام حتى يستيقظ ، ثم استيقظ عمر رضى الله عنه ، فقام عند نبى الله صلى الله عليه وسلم ، فجعل يكبّر و يرفع

صوته بالتكبير حتى استيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم ، فلمّا رفع رأسه ورأى الشمس قد بزغتُ ، قال : ارتحلوا فسار بنا حتى اذا ابيضت الشمس نزل فصلى بنا الغداة ، الخ۔(حوالہٴ بالا ، رقم الحديث:٦٨٢)

ترجمہ:......حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں آپ ﷺ کے ایک سفر میں آپ ﷺ کے ساتھ تھا، (سفر کے دوران) رات گہری ہوگئی اور صبح کے وقت ہم نے قیام کیا، نیند کی وجہ سے آنکھ لگ گئی یہاں تک کہ سورج چمک گیا، ہم میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے، اور ہم آپ ﷺ کو نیند سے بیدار نہیں کرتے تھے، یہاں تک کہ آپ خود ہی بیدار نہ ہوجائیں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے تو آپ ﷺ کے قریب کھڑے ہوکر بلند آواز سے تکبیر کہنے لگے، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ بیدار ہوگئے، جب آپ ﷺ نے سر مبارک اوپر اٹھا کر دیکھا کہ سورج چمک رہا ہے تو فرمایا: یہاں سے کوچ کرو، پھر آپ ﷺ ہمارے ساتھ چلے، یہاں تک کہ جب سورج واضح اور روشن ہوگیا تو ہم نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا تو آپ ﷺ نے ہمارے ساتھ صبح کی نماز پڑھی۔

تم مردہ تھے پس اللہ تعالی نے تمہاری روحوں کو واپس لوٹا دیا' نماز قضا کرلو

(۷)......عن ابی جُحيفة ' عن ابيه قال : كان رسول الله صلى الله عليه وسلم فى سفره الّذى ناموا فيه حتى طلعت الشمس ' ثم قال : انّكم كنتم امواتا فردّ الله اليكم ارواحكم ' فمن نام عن صلوةٍ او نسى صلوة فليصلّها اذا ذكرها واذا استيقظ۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ ص۵۱۶ ج۳، الرجل ينسى الصلوة أو ينام عنها ، رقم الحديث:۴۷۷۳)

ترجمہ:......حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: کچھ حضرات صبح کی نماز سے

سو گئے اور سورج طلوع ہونے تک بیدار نہیں ہوئے، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ: تم مردہ تھے پس اللہ تعالی نے تمہاری روحوں کو تمہارے پاس لوٹا دیا ہے، لہذا جو نماز سے سو گیا یا نماز کو بھول گیا، اس کو چاہئے کہ جب وہ یاد آجائے اس وقت اور جب بیدار ہو اس وقت اس کو پڑھ لے۔

غزوۂ خندق کے موقع پر غروب شمس کے بعد عصر کی نماز قضا پڑھی

(۸)......عن جابر بن عبد الله رضی الله عنه : انّ عمر بن الخطاب رضی الله عنه جاء یوم الخندق بعد ما غربتِ الشمس فجعل یسبّ کفار قریش ، قال : یا رسول الله ! ما کدتُ اصلّی العصر حتی کادت الشمس تغرُب ، قال النبی صلی الله علیه وسلم : والله ! ما صلّیتُها ، فقمنا الی بُطحان ' فتوضأ للصّلوة وتوضّأنا لها ، فصلّی العصر بعد ما غربت الشمس ' ثم صلّی بعدها المغرب۔

(بخاری، من صلّی بالنّاس جماعة بعد ذهاب الوقت ، رقم الحدیث:۵۹۶)

ترجمہ:......حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ غزوۂ خندق کے موقعہ پر سورج غروب ہونے کے بعد تشریف لائے، آپ کفار قریش کو برا بھلا کہہ رہے تھے، آپ نے فرمایا: یارسول اللہ! سورج غروب ہورہا ہے اور عصر کی نماز پڑھنا میرے لئے ممکن نہ ہوسکا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: میں نے بھی (نماز) نہیں پڑھی، (راوی فرماتے ہیں کہ: پھر) ہم وادی بطحان کی طرف گئے، اور آپ ﷺ نے نماز کے لئے وضو فرمایا، اور ہم نے بھی وضو کیا، تو سورج کے غروب ہونے کے بعد عصر پڑھی، پھر اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھی۔

(۹)......عن ابی عبیدة بن عبد الله بن مسعود قال : قال عبد الله رضی الله عنه : انّ

المشركين شغلوا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اربع صلوٰتٍ يوم الخندق ، حتى ذهب من الليل ما شاء الله ، فامر بلالا ' فاذّن ' ثم اقام فصلّى الظهر ' ثم اقام فصلّى العصر ' ثم اقام فصلّى المغرب ' ثم اقام فصلّى العشاء۔

(ترمذی، باب ما جاء فی الرجل تفوته الصلوات بأيّتهنّ يبدأ ، رقم الحديث:۱۷۹)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: مشرکین نے آپ ﷺ کو غزوۂ خندق کے دن چار نمازوں سے مشغول کردیا (یعنی آپ ﷺ چار نمازیں وقت پر ادانہیں فرماسکیں) یہاں تک کہ رات کا اتنا حصہ گذر گیا جتنا اللہ تعالی نے چاہا (یعنی کافی دیر ہوگئی)، پھر آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، چنانچہ انہوں نے اذان دی پھر اقامت کہی، آپ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی، پھر انہوں نے اقامت کہی تو آپ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی، پھر انہوں نے اقامت کہی تو آپ ﷺ نے مغرب کی نماز پڑھائی، پھر انہوں نے اقامت کہی تو آپ ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھائی۔

غزوۂ خندق کے موقع پر آپ ﷺ کی کتنی نمازیں قضا ہوئیں؟

تشریح:......غزوۂ خندق کے موقع پر آپ ﷺ کی دومرتبہ نمازیں قضا ہوئی ہیں، بعض حدیث میں نماز عصر کا ذکر ہے، اوراس حدیث میں چار نمازوں کا ذکر ہے، حقیقت میں تین ہی نمازیں قضا ہوئی تھیں، عشاء تو وقت پرادا فرمائی، مگر تغلیباً اور مجازاً چار بیان کردی گئی کہ کافی تاخیر سے عشا کی نماز ادا کی گئی تھی، تو اسے بھی گویا قضا ہی کے لفظ سے تعبیر فرمادیا۔

(تحفۃ الالمعی ص۴۸۲ ج۱۔ درس ترمذی ص۴۲۰ ج۱)

نماز کے قضا ہونے پر دشمن کے لئے آپ ﷺ کی بددعا

(۱۰)......عن علی رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم

الاحزاب : شغلونا عن الصلوة الوسطی صلوة العصر، ملأ الله بیوتهم و قبورهم نارا ثم صلاها بین العشاء ین بین المغرب والعشاء۔

(مسلم، باب الدلیل لمن قال : الصلوة الوسطی هی صلوة العصر، رقم الحدیث:٦٢٧)

ترجمہ:......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ نے ارشاد فرمایا کہ: احزاب (یعنی خندق) کے دن ان لوگوں نے ہمیں درمیانی نماز یعنی عصر کی نماز سے مشغول کردیا، اللہ تعالی ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھردے، پھر آپ ﷺ نے عصر کی (قضا) نماز، مغرب اور عشاء کے درمیان میں ادا فرمائی۔

(۱۱)......عن حذیفة رضی الله عنه قال : سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول یوم الخندق : شغلونا عن صلوة العصر، ملأ الله قبورهم وبیوتهم نارا، قال : ولم یصلها یومئذ حتّی غابت الشمس۔

(صحیح ابن حبان ص۱۴۸ ج۷، باب صلوة الخوف، رقم الحدیث:۲۸۹۱)

ترجمہ:......حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو خندق کے دن ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ: ان لوگوں نے ہمیں عصر کی نماز سے مشغول کردیا، اللہ تعالی ان کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھردے، راوی فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ نے وہ (قضا شدہ) نماز نہیں ادا فرمائی یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا۔

صاحب ترتیب کے لئے قضا کا طریقہ

(۱۲)......عن عبد الله بن عمر رضی الله عنهما انه کان یقول : من نسی صلوة فلم یذکرها الا وهو مع الامام، فاذا سلّم الامام فلیصل الصلوة التی نسی، ثم لیصلّ بعدها الاخری۔ (مؤطا امام مالک ص۱۵۵ ج۱، العمل فی جامع الصلوة، رقم الحدیث:۴۸۹)

ترجمہ:……حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ: جو شخص نماز پڑھنا بھول گیا ہو اور اسے اس وقت یاد آئے جب وہ دوسری نماز میں امام کے ساتھ جماعت میں شریک ہو چکا ہو، تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد پہلے اپنی بھولی ہوئی نماز پڑھے اور پھر یہ نماز پڑھے۔

تشریح:……مثال کے طور پر اگر کوئی شخص ظہر کی نماز پڑھنا بھول گیا تھا، اور عصر کی نماز میں امام کے ساتھ شامل ہو گیا، اب اسے یاد آیا کہ ظہر کی نماز نہیں پڑھی تھی، تو امام کے ساتھ نماز سے فارغ ہو کر پہلے ظہر کی نماز پڑھے اور پھر عصر پڑھے، کیونکہ ترتیب فوت ہو گئی ہے، (یہ حکم صاحب ترتیب کے لئے ہے)۔(شرح مؤطا امام مالک ص۳۴۵ ج۱)

بہرحال اس حدیث سے بھی قضا کا ثبوت ہے۔

وتر کی قضا ہے جبکہ وہ واجب ہے تو فرض کی قضا بدرجۂ اولی ہوگی

(۱۳)……عن ابی سعید الخدری رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : من نام عن الوتر أو نسیه ' فلیصلّ اذا ذکر واذا استیقظ ۔(ترمذی، باب ما جاء فی الرجل ینام عن الوتر أو ینسی ، رقم الحدیث :۴۶۵۔ابوداؤد، باب فی الدعاء بعد الوتر ، رقم الحدیث:۱۴۳۱۔ابن ماجہ، باب من نام عن وتره أو نسیه ، رقم الحدیث:۱۱۸۸)

ترجمہ:……حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص وتر پڑھے بغیر سو جائے یا پڑھنا بھول جائے' اسے چاہئے کہ جب یاد آ جائے اور جب اٹھ جائے وتر پڑھ لے۔

(۱۴)……عن ابی مریم قال : جاء رجل الی علی رضی الله عنه قال : نِمتُ و نسیت الوتر حتی طلعت الشمس ؟ فقال : اذا استیقظت و ذکرت فصل۔

ترجمہ:......ابومریم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آئے اور کہا: میں سو گیا اور وتر ادا کرنا بھول گیا یہاں تک کہ سورج نکل گیا (تو اب کیا کروں؟) آپ نے فرمایا: جب تو بیدار ہوا اور یاد آیا تو اب پڑھ لے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۸۵ ج۴، من قال : یوتر وان اصبح ' وعلیه قضاء ه ، رقم الحدیث: ۶۸۶۹)

(۱۵)......عن وبرة رحمه الله قال: سألت ابن عمر رضی الله عنهما عن رجل اصبح ولـم یـوتر ؟ قال : ارأیت لو نمت عن الفجر حتی تطلع الشمس الیس کنت تصلی ؟ کأنه یقول : یوتر۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۸۴ ج۴، من قال:یوتر وان اصبح ' وعلیه قضاء ه ، رقم الحدیث: ۶۸۶۱)

ترجمہ:......حضرت وبرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ: اگر کوئی شخص وتر پڑھے بغیر صبح کر دے تو کیا کرے؟ آپ نے فرمایا: بتلاؤ! اگر تم صبح کی نماز پڑھے بغیر سوتے رہو یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے تو کیا صبح کی نماز نہیں پڑھو گے؟ گویا کہ آپ یہ فرما رہے تھے کہ وہ شخص وتر پڑھے۔

(۱۶)......عن عطاء : ان ابن عباس رضی الله عنهما اوتر بعد طلوع الفجر۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۰ ج۳، باب فوت الوتر ، رقم الحدیث:۴۵۹۶)

ترجمہ:......حضرت عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما (کبھی وتر رات کو نہ پڑھ سکتے تو) طلوع فجر کے بعد وتر پڑھتے تھے۔

(۱۷)......الوتر یقضی ولو الی سنة ، (دیلمی عن معاذ رضی الله عنه)۔

ترجمہ:......حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ: وتر کی قضا ہے چاہے سال گذر جائے۔(کنز العمال ، رقم الحدیث:۱۹۵۴۴)

نوٹ:......''کنز العمال'' کے اردو ترجمہ میں اس روایت کا ترجمہ اس طرح کیا گیا ہے:

''وتر پڑھا جائے گا خواہ سنت کے ساتھ ملا کر''۔(ص۲۰۲ج۷)

بظاہر مترجم سے ترجمہ میں تسامح ہوگیا ہے،اس لئے کہ روایت میں صراحۃ''یقضی'' کا لفظ ہے،اس لئے''سنة'' کو سال کے بجائے سنت سمجھ لیا گیا۔

(۱۸)......عن طاؤس : الوتر واجب یعاد الیه اذا نسی۔

(مصنف عبدالرزاق ص۸ج۳، باب وجوب الوتر ' هل من شی ء من التطوع واجب ، رقم الحدیث:۴۵۸۷)

ترجمہ:......حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: وتر واجب ہیں،اگر بھول سے رہ جائے تو قضا پڑھی جائے گی۔

(۱۹)......عن حماد قال : اوتِرُ وَاِن طلعت الشمس۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۰ج۳، باب فوت الوتر ، رقم الحدیث:۴۶۰۰)

ترجمہ:......حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: وتر پڑھو،اگر چہ سورج نکل جائے۔(یعنی اگر قضا پڑھنی پڑے تب بھی پڑھو)۔

(۲۰)......عن الشعبی و عطاء والحسن و طاؤس و مجاهد رحمهم الله قالوا : لا تدعِ الوترَ وان طلعت الشمس۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۸۳ج۴، من قال : یوتر وان اصبح وعلیه قضاء ہ ، رقم الحدیث: ۶۸۵۹)

ترجمہ:......حضرت شعبی، حضرت عطاء، حضرت حسن بصری، حضرت طاؤس، حضرت مجاہد رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ: وتر کو نہ چھوڑو، اگرچہ سورج نکل جائے۔

(۲۱)......عن عطاء و طاؤس رحمهما الله انهما قالا : من لم يوتر حتى تطلع الشمس فليوتر۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۸۳ ج۴، من قال : يوتر وان اصبح، وعليه قضاء ه ، رقم الحديث: ٦٨٦٠)

ترجمہ:......حضرت عطاء، حضرت طاؤس رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ: جس نے وتر نہیں پڑھے اور سورج طلوع ہوگیا تو (اب) وتر (کی قضا) پڑھ لے۔

(۲۲)......عن الشعبى رحمه الله قال : لا تدع وترك، ولو بنصف النهار۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۸۳ ج۴، من قال : يوتر وان اصبح، وعليه قضاء ه ، رقم الحديث: ٦٨٥٨)

ترجمہ:......حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: وتر کو نہ چھوڑ، اگرچہ آدھا دن ہی کیوں نہ گذر جائے۔

(۲۳)......عن عبد الرحمن بن القاسم قال : اوتر ابى وقد طلع الفجر۔(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۸۴ ج۴، من قال : يوتر وان اصبح، وعليه قضاء ه ، رقم الحديث:٦٨٦٣)

ترجمہ:......حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میرے والد (حضرت قاسم رحمہ اللہ، کبھی وتر قضا ہوجائے تو) سورج نکلنے کے بعد وتر پڑھ لیتے تھے۔

فجر کی سنت کی قضا کا حکم ہے، تو فرض کی قضا کیوں نہیں؟

(۲۴)......عن ابى هريرة رضى الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :

من لم يصل ركعتَي الفجر فليُصلِّهما بعد ما تطلعُ الشمس۔

(ترمذی، باب ما جاء فی اعادتهما بعد طلوع الشمس ، رقم الحدیث:۴۲۳)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جس نے فجر کی (سنت دو) رکعتیں نہ پڑھی ہوں تو انہیں سورج نکلنے کے بعد پڑھ لے

(۲۵)......عن ابن سيرين عن ابن عمر رضى الله عنهما انه صلاهما بعد ما اضحى۔

ترجمہ:......حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فجر کی سنتیں چاشت کے بعد پڑھیں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۰۴ ج۴، باب فی ركعتى الفجر اذا فاتته ، رقم الحدیث:۶۵۰۷)

(۲۶)...... مالک انه بلغه : ان عبد الله بن عمر رضى الله عنهما فاتته ركعتا الفجر' فقضاهما بعد ان طلعت الشمس۔

(مؤطا امام مالک ص۱۱۲، باب ما جاء فی ركعتى الفجر ، رقم الحدیث:۳۵۰)

ترجمہ:......حضرت امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: انہیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی فجر کی سنتیں رہ جاتیں تو سورج نکلنے کے بعد پڑھتے تھے۔

(۲۷)...... مالک عن عبد الرحمن بن القاسم عن القاسم بن محمد : انه صنع الّذى صنع ابن عمر رضى الله عنهما۔

(مؤطا امام مالک ص۱۱۲، باب ما جاء فی ركعتى الفجر ، رقم الحدیث:۳۵۱)

ترجمہ:......حضرت امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: عبدالرحمٰن بن قاسم کا بیان ہے کہ: حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ نے بھی اسی طرح کیا جس طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔ (مؤطا امام مالک مترجم ص۲۹۰ ج۱)

(۲۸)......عن ابی مجلز قال : دخلت المسجد فی صلوۃ الغداۃ مع ابن عمر وابن عباس رضی اللہ عنھم والامام یصلّی ، فاما ابن عمر فدخل فی الصف ، واما ابن عباس فصلّی رکعتین ثم دخل مع الامام ، فلما سلّم الامام قعد ابن عمر مکانہ ، حتی طلعت الشمس فقام فرکع رکعتین۔

(طحاوی ص۲۵۷، باب الرجل یدخل المسجد والامام فی صلاۃ الفجر ، رقم الحدیث:۲۱۵۹)

ترجمہ:......حضرت ابومجلز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کے ساتھ فجر کی نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں آیا تو امام نماز پڑھا رہے تھے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تو صف میں داخل ہوگئے (اور بغیر سنت پڑھے نماز شروع فرمادی) اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے پہلے سنتیں پڑھیں ، پھر امام کے ساتھ شریک ہوئے ، پھر جب امام نے سلام پھیرا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی جگہ بیٹھے رہے یہاں تک کہ سورج نکل گیا، تو آپ اٹھے اور دو رکعت (سنت) ادا کیں۔

(۲۹)......عن یحی بن سعید قال : سمعت القاسم یقول : لو لم اصلّھما حتی اصلی الفجر صلیتُھما بعد طلوع الشمس۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۰۴ ج۴، باب فی رکعتی الفجر اذا فاتتہ ، رقم الحدیث:۶۵۰۵)

ترجمہ:......حضرت یحیٰ بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت قاسم (بن محمد) رحمہ اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: اگر میں نے فجر کی سنتیں فجر کی نماز سے پہلے نہ پڑھی ہوں تو پھر وہ سورج نکلنے کے بعد پڑھتا ہوں۔